جلد ۱۲	بمبئی: دوشنبہ ۲۵ شوال المکرم ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۳ر اگست ۱۹۱۷ء	نمبر ۴۴

مقدمۃ الجیش

ہاتھ لا استاد کیوں کیسی کہی

اعلیحضرت حضور نظام نے ہز ایکسلنسی لارڈ منٹو کے جواب میں ڈنر کے موقع پر کہا کہ دوستانہ پیچیدگیوں کے پولیٹیکل رنگ چھیڑ دیا اور فرمایا کہ حضور کی حکمرانی کی کامیابی کا راز تو ہمدردی میں چھپا ہوا ہے۔ اور ہمدردی بھی نہیں کہ نقرہ ہوں اور تحریروں میں ظاہر کیجائے۔ ہمدردی تو وہی ہے جس سے ہو کر رعایا کو اوسکا یقین ہو۔ اور مثال دیکھنی ہو تو میری رعایا کو دیکھ لیجئے اور ہاتھ لگا لیجئے۔ ابھی حال ہی اپنا بیان کہ لیجئے [illegible] آپ سمجھ لیجئے صرف ناراضی ہے بغاوت نہیں ہے۔ اور جہاں بغاوت ہو تو اسکا مجرب علاج وہی ہے جو میں نے بیان کیا۔

تیغ نے گلے ملائے

جو دوہرین صدی کے انقلابات میں سے یہ بات بھی بہت حیرت انگیز معلوم ہوگی کہ تیغ نے بجائے گلے کاٹنے کے گلے ملا دئے۔ تیغ کی صفائی روشن قابل داد ہے۔ اصل یہ ہے کہ کچھ عرصے سے بعض شعرا کی مجلس میں مخالفت پیدا ہو گئی تھی۔ اور اوس مخالفت نے اب کچھ ایسے انداز اوس نکالے تھے کہ نتیجے خطرناک ہونے لگے تھے۔ میاں فقیر محمد تیغ نے یہ دیکھکر ایک جلسہ پر سوں شب کو کیا۔ اور مخالفین کو متفق علیہ کر دیا۔ خدا کرے جس طرح ہاتھ ملے ہیں گلے ملے ہیں ویسے دل بھی مل گئے ہوں۔ اور مل گئے ہوں تو امین تیغ کا کیا قصور۔ شاعر تو ہمیشہ ہجر و فراق کی مصیبت میں مبتلا رہتے ہی ہیں۔

کیا مضائقہ

ابی لوگ تجارت میں لاکھوں روپیہ لگا دیتے ہیں اس امید پر کہ خاطر خواہ نفع ہوگا۔ بچوں کو تعلیم دلانی پر ہزاروں خرچ کر دیتے ہیں کہ نام کمائیں گے۔ سرکاری ٹھیکے لے لیتے جاتے ہیں اسی امید پر کہ فائدہ ہوگا۔ غرضکہ دنیا کے کام ایسے ہی چلتے ہیں۔ اور وہ عید اور روزہ بھی جنت کی امید میں ساری زندگی عبادت میں صرف کر دیتے ہیں۔ غرض دنیا بامید قائم۔ اب اگر انجمن ضیاء الاسلام اور اسکے سرپرست مولوی شیخ [illegible] نے ایک خیالی جلسہ قائم کر کے خیالی اسپیچ دیدی اور خیالات میں چھپوا بھی دی تو کیا ہوا۔ انہوں نے محنت کی [illegible] ہے نہ پبلک کے فریب کا [illegible] ساری چالاکی اس امید پر کی کہ لوگ سب سمجھ جائیں کہ انجمن ضیاء الاسلام بمبئی میں انجمن ہے اور مولوی شیخ [illegible] ہے اگر [illegible]

یوں بھی مشکل ہے ووں بھی مشکل ہے

دیسی اخبارات کی نسبت انگریزی اخبارات کے
مقابلے میں بالخصوص اس وجہ سے کم ہے کہ یہ
انہیں مسالہ بہم نہیں پہنچا سکتے۔ اول تو یورپین
ذیشان حکام اور افسران دیسی اخبار بینی کا ذوق
نہیں۔ اور جو تھوڑا بہت اسکا ذوق رکھتے
ہیں وہ بالعموم تعلیم یافتہ ہیں۔ اور دیسی
پرچے کو ہاتھ لگانا گناہ سمجھتے ہیں۔ دیسی
اخبارات اگر آسمان کے تارے توڑ کر
اپنے صفحہ قرطاس پر چھاپ دیں تب بھی لیل
ہیں۔ اور اگر کسی نے ازلطفے دو سطروں میں
سے دیسی تعلیم یافتہ فرقہ کا ناطقہ بند کر دیا
دیا تب بھی اون کا یہ الزام تو کہیں نہیں
گیا۔ کہ دیسی اخبارات کاغذی جانور ہیں
یہ انگریزی اخبارات کی نقل اور تار کرتے ہیں
انکا ذاتی مسالہ کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اب خیر یہی
پہ پڑی ہے کہ اگر ہم ذاتی مسالہ بہم پہنچائیں
تو وہ ہمارے لئے موجب آفت ہو جاتا ہے
انگریزی اخبارات تو کیسے ہی چھپیں اوڑائیں
مگر وہ سب لوح محفوظ کی تحریر ہے۔ بڑی
معاملات اور خاص خاص واقعات کی بابت
بھلا وہ کچھ کا کچھ لکھ جاتے ہیں مگر سرکار یا تو
اقتضائے بشریت کا لحاظ کر کے چشم پوشی
کر جاتی ہے۔ اور یا اس بنا پر معذور سمجھ
لیتی ہے کہ تمام معاملات کی جانچ پڑتال دشوار
ہے اور اگر دیسی اخبارات ایسی حرکت سرزد
ہو جاتی تو فوراً خمیازے بھگتنے کے لئے تیار ہو جاتی
ہے۔ اور بازپرس کی ٹھہرا دیتی ہے کیونکہ
بالعموم حکام کے خیالات دیسی اخبارات
کی نسبت بہت خراب ہیں۔ اور بعض منصف اور

سنجیدہ مزاج حاکم

معمولی چشم نمائی پر اکتفا کر لیتے ہیں۔ تھوڑا
زمانہ ہوا کہ ہمنے عدن ہنٹر لینڈ کی بابت ایک اہم
خبر جو خط کے ذریعہ سے حاصل ہوئی تھی شائع
کر دی تھی۔ ہم سے اوسکا ثبوت مانگا گیا۔
کیس چلانے کی دھمکی دی گئی۔ ناچار ہمکو
تردید کرنی پڑی۔ اوسکے بعد مدراس کے
ایک فوجی معاملہ کے متعلق ہمنے نوٹ دیا کہ
کیا تھا۔ اور جو کچھ ہمکو تحقیق کے طور پر معلوم
ہوا تھا وہ شائع کر دیا تھا۔ یہ اخبار حضور
لارڈ کرزن نے پڑھ لیا۔ اور اونہوں نے
مدراس گورنمنٹ سے بازپرس کی مگر جس پہلو پر وہ
فیصلہ کر چکی تھی اوسکو برحق بتایا۔ پھر
تو یہ لازمی بات تھی کہ تردید ہم کو کرنی
پڑتا۔ چنانچہ ہمسے بازپرس ہوئی ہمنے
پھر یہی خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔
وال کار رعایا کی سی ہے اسکے چارہ نہ تھا
اعتماد ہم میں کہاں تھا کہ مدراس گورنمنٹ
کا مقابلہ کرتے۔ یہی معاملہ اس وقت
ہمعصر پیسہ اخبار کے ساتھ ہوا ہے اوسنے
مقام کوٹ لکھپت کے ریلوے تصادم کی
رپورٹ میں نقصان جان کی گنتی گنا دی
تھی۔ اور وہ بھی افواہ۔ مگر وہاں کے
ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے اسپر سخت اعتراض
کیا۔ بجائے دو سو اموات کے صرف گیارہ
تسلیم کئے اور یہ لکھا کہ افسوس ایڈیٹر نے
شائع کر دینے میں عجلت کی۔ اوسکو چاہئے
تھا اچھی طرح تحقیق کر لیتا۔ اب ہم کب تک
تحقیق کرتا اور کب شائع کرتا اور کیا یہ ممکن تھا
کہ ڈپٹی کمشنر بہادر کے منشا کا جواب درست

بڑی مشکل میں پھنسا ہے

ایک مشہور انگریزی اخبار کا ایڈیٹر مسٹر
سٹرلنگ کا مقدمہ عرصہ سے چل رہا تھا۔ ناظرین
کو یاد ہوگا کہ ان صاحب بہادر نے اپنے
بیرے کو یوروپینت کے زور میں گولی مار کر
چار دن شانے چت کر دیا تھا۔ صاحب بہادر
نے یہ بڑی غلطی کی اپنے فعل سے انکار
نہ کیا۔ آخر وقت تک یہی کہتے رہے کہ اونکو
بیٹے امان۔ مگر ایسی حالت میں کہ رو رہے
بیٹا بچہ گئی تھی مارے غصہ و ملازم نے نشہ میں
کا امتیاز زمین آسمان کا فرق بھی نگاہ
سے اوٹھ گیا تھا۔ جیوری تو صاحب بہادر
کو معذور قرار دے چکی تھی۔ مگر خدا بھلا
کرے جج صاحب کا کہ اونہوں نے بدعنوانی
کا ڈھیلا لگائے رکھا کہ کیوں نہیں
طبیعت کو سنبھالے رکھا۔ اور بیرے کی کوئی
ایسی خطا بھی نہ تھی کہ جس فطرتی طور پر صبر
کا قابو سے باہر ہو جانا لازمی ہو۔ نوکروں
سے خطائیں ہوتی ہی رہتی ہیں تو ہر ایک
یوروپین کو یہ جائز ہے کہ ہر دیسی ملازم
کو نشانہ بندوق کرے۔ غرض یہ مسٹر
اسٹرلنگ کا عذر غصہ عذر لنگ سمجھا گیا
اور انکو ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی
اور دو سو روپیہ جرمانہ بھی ٹھونک دیا۔
یہ اسلئے کہ مقتول کے ورثا کچھ دن بیٹھ کر
کھائیں۔ اور اگر صاحب بہادر یہ سمجھیں کہ
چون آب از سر گذشت چہ یک نیزہ و چہ
یک دست تو اور دو ماہ بنگلہ کی ہوا سے
محروم رہیں۔ کیا اچھے تو انصاف کا حق
ادا کر دیا۔ اب دیکھئے اپیل میں کیا خبر آتی ہے

انگریز بندے بھی ہیں لنگور بھی

سچ ہے کہ جب کسی کی شامت آتی ہے تو اسکی عقل کا ہوش رہتا ہے نہ پیچھے کا۔ بیوقوف کوتاہ اندیش جو انگریزوں کی مخالفت پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں وہ ایسی لایعنی حرکتیں کرتے ہیں۔ انگریزوں کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ اور وہ بیوقوف ہی بنتے ہیں۔ اور مصیبت میں بھی پھنستے ہیں۔ جن اخبارات نے جان سے بیزار ہو کر دریدہ دہنی پر کمر باندھ لی ہے۔ وہ اپنا دل ٹھنڈا اور اپنے معاونوں کا دل خوش کرنے کے لئے انگریزوں کی بابت ایسے بیہودہ خیالات کا اظہار کرتے ہیں کہ اگر کوئی سر سے پیر تک بھی گرا ہو تو ایسے فضول خیالات پاس بھی نہ پھٹکنے دے اس حماقت کو تو دیکھو کہ جب منافی عیب نہ ثابت کر سکے تو ذاتی نقص گھڑنے لگے چنانچہ رنگیلے اخبار ... نے انگریزوں کی نسبت یہ لکھ مارا کہ یہ تو بندر کے بچے ہیں۔ کثرت استعمال سے دُم جھڑ گئی اور تہذیب زندگی کے جبر میں گھسکر شکل انسان ہو گئے۔ اس مضمون کے ضمن میں سُندریوں کے متعلق بھی حماقت کا اظہار کیا ہے کہ گورنمنٹ کو ترغیب دی کہ قانون وانون بالائے طاق رکھ کر ... بھیجا ... کا ... کو جائے اسکے صاف ظاہر ہے کہ قانون کی ہتک کی گئی اور خلاف قانون ... اوبھارا گیا گو ملزم کہتا ہے کہ اسکی یہ مراد نہیں مطلب ہے کہ قانون کے اندر رہکر ... حاصل کرو۔ پہلے الزام کو قبول کرتا ہے گو کہتا ہے کہ انگریزوں کو ... ہوا ہے ... ثابت ... بندر ... ہیں ...

بندوق پھر بیقابو ہو گئی

انگریزی بندوق کے قربان اور انگریزی نشانے کے صدقے۔ میدان جنگ میں اگر انگریزی بندوق کسی بہادر حریف پر چلائی جائے تو ممکن ہے کہ نشانہ خطا ہو جائے۔ بلکہ بارہا بچکر نکل جائے۔ مگر کسی کالے یا ملے کی پرچھائیں بھی اوپر پڑ جاتی ہے یا اسکو بو پاس پہنچ جاتی ہے تو انگریزی بندوق کو جوش آجاتا ہے اور ایسا آتا ہے کہ وہ صاحب بہادر کے قابو میں نہیں رہتی۔ یہی حال صاحب بہادر کے نشانے کا ہے۔ یوں تو انہیں بال باندھا نشانہ اڑانے کا دعویٰ ہے مگر ادھر شست باندھنے کے وقت اگر دامن یا آئینہ کسی کالے آدمی کی جھلک پڑ جائے تو صاحب بہادر کی نشانہ بازی کافور ہو جاتی ہے اور بندوق کا رخ اسطرح اودھر ہو جاتا ہے کہ جیسے غضب الٰہی کی ... پھر جاتی ہے۔ اس حالت میں فیر ہو جانا قدرتی ہے۔ مگر ایسے مواقع اکثر شکار میں پیش آتے رہتے تھے۔ یہاں تک بھی غنیمت ہے۔ دیسی لوگ اسپر صبر کر کے بیٹھ رہے کہ تفریح میں یہ بھی ایک تفریح سہی۔ مگر اب تو یہ غضب ہونے لگا ہے کہ میونسپلٹی کی حد کے اندر بھی صاحب لوگوں کی بندوق بیقابو ہونے لگی۔ مسٹر ... ہیڈ ... گزٹ کی بندوق تو ابھی بیقابو ہو ہی چکی تھی مگر بغیر ارادہ کے چل پڑی اور گولی ایک دیسی ملازم کے جا لگی ...

یورپین ملازم کی بندوق

اتفاقیہ ... گولی ایک دیسی ... کی ٹانگ میں جا لگی۔ اور اسکو ایسا صدمہ پہنچا کہ عورت اسپتال میں مر گئی۔ خیر یہ تو اچھا ہوا۔ اگر وہ زندہ رہجاتی تو صاحب بہادر کی بندوق کی ہتک ہو جاتی۔ پہلے تو صاحب بہادر سے کسی نے یہ پوچھا کہ تمہارے منہ میں کے دانت ہیں۔ مگر جب عورت نے دم توڑ دیا تو پولیس کو کارگذاری کا موقعہ ملا۔ آخر فوراً صاحب بہادر کو گرفتار کر لیا۔ مگر پولیس ... سراسر ... تھی ... پولیس نے ... صاحب بہادر کو بنگلہ سے لیجا کر عدالت میں کھڑا کر دیا۔ حاکم عدالت سے چار آنکھیں ہوتے ہی صاحب بہادر کی عداوت باہر ہو گئی گو کہ خون ہو گیا تھا مگر وہ صاحب کے سر کیسے سوار ہوتا۔ کالی کلوٹی کلیجہ جلی عورت کا خون کالا تھا صاحب بہادر کا خون سفید۔ وہ اسپر غالب کیسے آسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حاکم عدالت نے اس خونی ... کو معمولی مارپیٹ کے زمرہ میں بھیجا اور انکو ضمانت پر رہا کر دیا۔ صاحب بہادر ... پڑتے ہیں۔ آگے چلکر دیکھا جائیگا کہ بندوق کا قصور تھا یا دیسی عورت کی خطا تھی۔ جب صاحب بہادر نے اس نیت سے گولی نہیں ماری کہ وہ مر جائے تو پھر وہ مری کیوں۔ اس حساب سے تو وہی سزا کی مستحق ہے کہ اسنے مر کر تہمت ... صاحب بہادر کو پولیس کی حراست میں رکھا۔ ... طبیعت حاکم عدالت کی ... چند روز میں ناظرین کو خود معلوم ہو جائیگا۔

جرم ضرور کیا مگر مجرم نہیں

یہ عجب تماشہ کی بات ہے۔ کہ گورنمنٹ گورے کالے کے امتیاز کو بالائے طاق بھی رکھنا چاہتی ہے۔ اور بے باکی کے ساتھہ عمل درآمد کرنے سے آنکھ بھی چرا رہی ہے۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ عرصہ سے تعلیم یافتہ دیسی پارٹی کو سخت دست سنا رہا ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھہ معصوم برہمنون پر ہاتھہ صاف کر رہا ہے۔ کبھی تو لکھہ دیتا ہے کہ ہندو تعلیمیافتہ پارٹی مین اکثر پانی بھرنے والے (کہار) ہین۔ یہ بھلا کیا سلطنت کا کاروبار سنبھال سکینگے۔ کبھی لکھہ دیتا ہے کہ ذلیل ہین کم حیثیت ہین۔ رہنا جھونپڑون مین خوب دیکھین محلون کا۔ کبھی لکھہ دیتا ہے کہ یہ فطرتی ہیچ اور غماز ہین۔ نمک حرام ہین۔ باغی ہین۔ غرض یہ کہ عرصہ دراز سے دیسی تعلیمیافتہ پارٹی کی مٹی خراب کر رہا ہے۔ لاہور کی انڈین ایسوسی ایشن ان مضامین کو پڑھہ پڑھہ کر پیچ و تاب کھاتی رہی۔ آخر اوس سے نہ رہا گیا اور وہ سابق لفٹنٹ گورنر سے درخواست کر بیٹھی کہ اوسپر مقدمہ چلانے کی اجازت دیجائے۔ لفٹنٹ گورنر بہادر نے انجمن مذکور کی شکایت کو تو حق بجانب سمجھا۔ مگر مطلب کی بات اوڑا گئے۔ مقدمہ چلانے کے بارے مین صاف لکھہ دیا کہ ہمارا وکیل اسکو بیسود سمجھتا ہے لہذا آپ لوگ تضیع اوقات نکرین۔ اخبار مذکور خود ہی راہ راست پر آجائیگا۔ اتفاق کی بات کہ حضور لفٹنٹ گورنر بہادر خود ہی رخصت

پہر جذبہ آیا

اور لفٹنٹ گورنر لال کی خدمت مین رودار دیا اور پہلے معاملہ کا بہی حوالہ دیا۔ اخبار مذکور کے کئی دیگر دل شکن۔ اور گورے کالے قوم مین منافرت پیدا کرنیوالے فقرے بہی درج کئے۔ مگر نتیجہ وہی نکلا جو پہلے نکلا تھا۔ لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے دیسی تعلیمیافتہ پارٹی کی عزت و سنجیدگی اور وفاداری کا اعتراف کیا بلکہ بعض دیسیون کی ذاتی دوستی کا اشارہ کرکے دیسی فرقہ کی عزت افزائی بہی کی مگر مطلب کی بات کاٹ گئے جو پہلے جواب لاٹ کا تھا وہی جواب دیدیا۔ ہان کے طور پر اخبار مذکور کو ہدایت کردی ہو تو کردی ہو۔ مگر انڈین ایسوسی ایشن کو زبان ہلانے کا موقعہ نہ دیا۔ امرتا بازار پترکا اس معاملہ پر ایک حکایت لکھہ کر اپنی دفعہ جھوم گھال۔ دوسرے کی دفعہ کچھہ کم بچا کا الزام دیتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ برہمنون کی حکومت کے زمانہ مین ایک شخص نے ایک برہمن سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص بکری کو مسل ڈالے تو کیا اوسکی سزا ہے۔ بکری بڑا بہاری پاپ ہے ایک برس برہمنون کو بہوجن کرانے کا کفارہ ہے۔ ہوا اوسنے کہا کہ آپکے لڑکے نے آج ایک بکری کو دانستہ پاؤن سے رگڑ ڈالا۔ اتنا سنکر برہمن صاحب کے ہوش باختہ ہو گئے اور فرمانے لگے کہ بڑہ ذرا پوتہی دیکہہ لون۔ پوتہی جو دیکہی تو معاملہ ہی الٹ دیا کیونکہ وہ نکارخ تھا۔ برہمن صاحب بولے کہ بکری اگر کسی کو مارڈالے تو تفریح طبع ہے کوئی دوسرا یہ جرأت کرے تو مہا پاپ ہے۔ اسکے بعد امرتا بازار لکھتا ہے کہ پنجابی اخبار جو دیسیون اور انگریزون مین منافرت پہیلانے کی مضامین لکھیں تو اوسی سزا دلادیگی۔ سول ملٹری

اعتبار ہی بھی اور نہین بھی

یہ عجیب بات ہے کہ بنگالی مہاشئون نے جو پولیس کی بابت داد و فریاد کی تہی کہ اسی نے بلوہ کرایا۔ اور بخوبی اپنا ارمان نکالا۔ اسکی بابت پہلے تو سرکاری طور پر تردید کی گئی۔ مگر اب مسٹر ولیسن کو لکہا گیا ہے کہ دیسی کمیشن نے جو پولیس کی دارداتین تحقیق کی ہین اوسمین سے بہی کارآمد شہادتین لے لو۔ تاکہ تم جلد فارغ ہوجاؤ۔ اسکا مطلب یہی ہے کہ دیسیون کا اعتبار بہی ہے اور نہین بہی۔ یا اس سے یہ مقصود ہوگا کہ کڑوا کڑوا تھو۔ میٹھا میٹھا ہپ یعنے جو شہادتین اوسمین مشکوک اور کمزور ہون۔ وہ اپنی رپورٹ مین شامل کر لیجائین۔ اگر یہ لحاظ نہ کیا گیا تو پولیس کے لئے آفت ہے۔ کیونکہ پونے دو سو شہادتین بنگالی کمیشن نے ایسی فراہم کی ہین کہ سراسر پولیس کی زیادتی ثابت ہوتی ہے۔ پولیس کو لٹیرا اور فتنہ انگیز قرار دیا گیا ہے یہہ رپورٹ باضابطہ شائع کردیگئی ہو غالباً ولایت مین اسکی اشاعت کیجائیگی۔ ہر ایک ممبر پارلیمنٹ کو بنگال پولیس کے راج شاہی پر توجہہ دلائی جائے گی۔

مگر سرکاری رپورٹ کے مقابلہ مین اسکی کیا ہستی ہے۔

مسٹر ولیسن بھی عنقریب اپنی کارروائی ختم کرنے والے ہین۔ اس سے تو پولیس کی مزاج پرسی کیجائیگی۔

ضیاء الاسلام کا تاریخی جلسہ

بعض اشخاص کی دیدہ دلیری پر حیرت ہوتی ہے کہ وہ شعبدہ گر مداریوں کی طرح چشمہ بندی کے ذریعہ ہر شے کو عالم وجود میں ثابت کر دکھانے کی کوشش کرتے ہیں اور تھوڑی دیر کی کامیابی پر نازاں ہو کر یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے سب کو اندھا کر دیا یا شاید یہ سمجھتے ہیں کہ بالفعل تو اپنی کارروائی کا سکہ جم گیا پھر خواہ کچھ ہو۔ تو دیکھو چنانچہ ... اخبار ... ضیاء الاسلام میں کے جلسہ کا مضمون انگریزی اخبار ... ترجمہ کر کے شائع کیا گیا تھا جسکا ماحصل یہ ہے کہ ... جناب شیخ ... صاحب بیرسٹرایٹ لا کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسہ کیا گیا جس میں ... صاحب ... ہماری ... کی ... اس مضمون کے متعلق ... اہنجنے حیرت ظاہر کی اور ہماری صداقت شعاری کو ... دوبارہ جنہ تحقیق کے لیے خیال ... مضمون ... معلوم کر کے ... سخت افسوس ہوا کہ ... لوکل معاملات کے متعلق یہ دوسرا خیالی مضمون ... میں شائع ہوا۔ پہلا مضمون تو وہ تھا جو اخبار ... گجراتی ... مضمون کا بھی اسی روز ... جلسہ تھے ... اور ... تردید کیلئے ... سے ... اخبار اسلام ... ڈیہی کے جلسہ ... کے اعلان ... مقصود ہو گا۔ بہرحال دونوں ... نہیں ... تھا اسلئے ہمنے خیال کیا کہ ... حاضرین جلسہ ... خود تردید شائع کرنے ... چنانچہ منشی ... نامہ نگار نے اسکی بابت غلط خبر کو ... حمزہ ... اور تردیدی مضمون شائع ہونے ... شائع ہونے کے بعد ... رسالہ ...

اجتماع سادات یورپ

جہاں قیصر ہند ... سلاطین ... جرمن سلاطین ... کی چہل پہل ... ہمیشہ نیز دلچسپ ... جھلا کر ... کا ... خلاص۔ وہ شہنشاہوں کے ... وہ امن پسند صلح جو تاجدار جن کے ... رفاہ عام اور بہبود خلائق کے خیالات ... جرمنی کے ... جہان کے پولیٹکل ... تھوڑی دیر کے لئے ... ضرور بہبود سے ... ہونگے۔ آجکل شہنشاہ جرمنی شاہ ... کے مہمان ہیں۔ مشہور ہی ہے کہ اس ملاقات میں کوئی پولیٹکل غرض شامل نہیں ہے صرف اپنے عزیزوں کو دیکھ کر ... کو ... پہنچانا مقصود ہے اور دنیا میں جو کچھ فرحت پیدا ہوگی اور ... ہی جانتا ہے۔ ہمارے شاہ ایڈورڈ کی صلح ... امن پسند ہی تو زبانزد خلائق ہیں۔ ہے قیصر جرمنی۔ وہ ہوں نے بھی ایسا ... میں ... دیا کہ لوگ میری نسبت جنگجو ہونیکا خیال کرتے ہیں مگر خدا نکرے کہ میں ایسا ہوں۔ بہرحال معلوم ہو جائے گا کہ یہ دکھانے کے دانت ہیں یا کھانے کے۔ قیصر جرمنی ہیں تو بڑے گہرے آدمی۔ ہر جگہ اپنا اڑنگا جما ہی دیتے ہیں۔ مراکش میں کایا پلٹ ہی کر دی۔ فرانس منہ ہی دیکھتا رہ گیا ترکی بھی آجکل انہیں سے کچھ بدگمان ہوتے نظر آتے ہیں۔ بہرحال قیصر جرمنی ہیں دوستی کے پکے۔ وہ بغیر فائدہ کے دوستی کرتے ہی نہیں۔ فائدہ ضرور ہوتا ہے دنیا برائے ... کہ ہو۔

وزیر ہند اور ٹیکہ

تھوڑا عرصہ ہوا کہ علاقہ پنجاب کے مقام ملکوال میں ٹیکے لگے اور انکا ... ہوا تھا اور اسکی وجہ سے کئی آدمی جنکو ٹیکا لگایا گیا تھا ... پہنچ گئے تب گورنمنٹ نے ان مرنے ہوؤں پر نہایت ہی رحم فرماکر تحقیقات کیلئے ایک کمیشن کی ... جسکے صدر جناب ... چیف جسٹس ... تھے۔ تحقیقات بھی ہوئی کمیشن نے رپورٹ بھی کر دیا مگر ابتک نہ معلوم ہوا کہ نتیجہ کیا نکلا۔ مشکل یہ آن پڑی تھی کہ ایک طرف گورنمنٹ اور ... کو ٹیکہ پر ... تھی اور دوسری طرف ... کو پنجاب کے ہولناک واقعہ سہارا ... مگر وزیر ہند نے اب ایک چٹھی ... ٹیکہ کے متعلق ... پر ... کمیشن کی ... میں ... ٹیکہ نہایت مفید ہے مگر پنجاب میں جس طرح زہری اجزاء مل گئے جنسے وہ خوفناک واقعہ ہوا اگر خود ٹیکہ کی دوا مضر ہوتی تو اور مقامات میں بھی ویسا ہی نقصان ہونا چاہئے تھا وزیر ہند اتنا اور بھی کہتے تو اچھا ہوتا کہ اب کبھی ... اجزاء کا مل جانا ممکن نہیں ہے یا اب دوا کے محفوظ رکھنے کے لئے پوری احتیاط کی جاتی ہے مگر وزیر ہند بھی ڈاکٹر تو ہیں نہیں اس معاملہ میں تو کسی حاذق ڈاکٹر کی رائے زیادہ مفید سمجھی جاتی۔

اور کمبخت بعض ڈاکٹروں کو ... وہ ... ہی نہیں ... دیتے وہ تو صاف ٹیکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ٹیکا لگایا اور داخل دفتر ہوئے ... ان پر ... کی ... کی غور کریں۔

معرکہ آرائی

انقلاب دہر

یہ موجودہ طریقے راہی ملک عدم ہونگے
نئی تہذیب ہوگی اور نئے ساماں بہم ہونگے
نئے عنوان میں زینت دکھائینگے حسین اپنی
نہ ایسا پیچ زلفوں میں نہ گیسو میں یہ خم ہونگے
نہ خاتونوں میں رہجائیگی پردہ کی یہ پابندی
نہ گھونگٹ اسطرح سے حاجب روئے صنم ہونگے
بدلجائیگا انداز طبائع دور گردوں سے
نئی صورت کی خوشیاں اور نئے اسباب غم ہونگے
نہ پیدا ہوگی خط نسخ سے شان ادب آگین
نہ نستعلیق حرف اسطرح سے زیب رقم ہونگے
خبر دیتی ہے تحریک ہوا تبدیل موسم کی
کھلینگے اور ہی گل زمزمے بلبل کے کم ہونگے
عقائد پر قیامت آئیگی ترمیم ملت سے
نیا کعبہ بنیگا مغربی پتلے صنم ہونگے
بہت ہونگے مغنی نغمۂ تقلید یورپ کے
مگر بے جوڑ ہونگے اسلیئے بے تال و سم ہونگے
ہماری اصطلاحوں سے زباں ناآشنا ہوگی
لغات مغربی بازار کی بھاکا سے ضم ہونگے
بدلجائیگا معیار شرافت چشم دنیا میں
زیادہ تھے جو اپنے زعم میں وہ سب سے کم ہونگے
گذشتہ عظمتوں کے تذکرے بھی رہ نہ جائینگے
کتابوں ہی میں دفن افسانۂ جاہ و حشم ہونگے
کسیکو اس تغیر کا نہ حس ہوگا نہ غم ہوگا
ہوئے جس ساز سے پیدا اسیکے زیر و بم ہونگے
تمہیں اس انقلاب دہر کا غم کیا ہے اے اکبر
وہ وقت آئیگا جب اکبر نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

انجمن معین الاسلام کا ایک قابل یادگار جلسہ

مولانا پنچ السلام علیکم۔ آپ نے ہمارے آرٹیکل کا عنوان تو ملاحظہ فرما لیا ہی ہے رائے قائم کردی ہوگی کہ خدا خیر کرے۔ جلسہ تو ہوا مگر قابل یادگار کا دم چھلا کیسا۔ حضرت جلسہ بازی کار شیطان ہست۔ ہر وقت چائے نوکہ جیوک کام نہیں آیا کرتی۔ کسیوقت اسم بامسمی بھی بنجایا کرو۔ گورداسپور شریف میں ہمیں وارد ہوئے کامل ایک سال ہوگیا۔ آتے ہی یہ کرید ہوئی کہ آیا اس شہر میں کوئی اسلامی سوسائٹی یا انجمن یا کلب بھی ہے مگر معلوم ہوا کہ سب کچھ کبھی تھا مگر اب تو کچھ بھی نہیں۔ پہر خیال دل میں آیا۔ کہ یہاں کے مسلمان کس خیال کے ہیں۔ خفیہ تحقیقات سے یہ امر ثابت ہوگیا کہ مُردوں سے بدتر زندوں سے بڑہکر۔ مگر زندوں کے برابر عنادی۔ کم ہمت۔ تھوڑا اپنا رنگ جمایا۔ اور ایک ڈھانچ مُردہ انجمن کا پیکر اتم علم بڑہ دکہایا انجمن قائم ہوگئی۔ اور نام معین الاسلام مقرر ہوا۔ اس جلسے میں چند بزرگوں نے بدولت کو اسکے جنرل سکرٹری کا عہدہ عطا فرمایا۔ مگر بار لوگوں نے سرجت انجمن کی بھی مخالفت کی۔ مگر رستم وقت کے سامنے کسیکی پیش نہ چلی۔ اُدہر وہ وار کرتے رہے ادہر ہم توڑ پر لگے رہے۔ قواعد ۱۹۰۶ء مجریہ گورنمنٹ ہند کا بہانہ دشمنوں کو ملا۔ اور اونہوں نے حضور کی جانب پہونچانے کا ارادہ کیا۔ مگر یہاں بھی کائیاں تھے فوراً انکے بطون تاڑ گئے۔ چپکے حاکم ضلع سے خاص اجازت جنرل سکرٹری کے فرائض انجام دینے کی حاصل کرلی۔ مخالفوں کے سینوں پر خبر سنکر سانپ لوٹ گئے۔ اور دوستوں کے چہرے فرط انبساط سے سرخ ہوگئے۔ انجمن اپنی دُہن میں پکی رہی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں سو ممبروں کی مالک بنی مگر جس امر کا اب ہم ذکر کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ مرکز پنجاب سے ایک خبر خاص طور پر جنرل سکرٹری کو ملی جس سے اسکے دل کی کلی کھلی۔ فوراً اشتہار تقسیم کردیئے اور منادی کی علاوہ ازیں حسن اتفاق سے انہیں ایام میں یہاں منڈی بھی جسکی وجہ سے ضلع بہر کے معزز متمول لوگوں کا ہجوم تھا۔ ایک جلسہ انجمن معین الاسلام کی طرف سے بمقام بندہ جامع مسجد میں ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو بعد نماز صبح بزیر صدارت شیخ علی احمد صاحب وکیل و رئیس و آنریری پریزیڈنٹ انجمن منعقد ہوا۔ جس میں ہر فرقہ و طبقہ کے سمجھدار مسلمان ضلع گورداسپور بجوش خاطر شریک ہوئے۔ خادم نے بعد اجازت صدر انجمن ایک تقریر مختصر کے ذریعہ حاضرین کو مقصد جلسہ سے آگاہی دی۔ اور پہر ایک پہلو دار تقریر کرکے اونہیں برٹش گورنمنٹ کی اوس عادلانہ پالیسی کی ہمدردی جسپر اوسنے حال ہی میں حسب ایماء آل انڈیا محمڈن ڈیپوٹیشن عمل کرنے کا اعلان فرمایا۔ اور اس مژدہ کو بھی سنایا۔ کہ نائب السلطنت ہز اکسلنسی لارڈ منٹو کی خاص عنایت اور وزیر ہند کی اسپیشل شفقت سے محمڈن کمیونٹی کا ایک قائم مقام خاص لندن کی شاہی کونسل میں بمقابلہ ایک برادر یوسف کے نائب کے لیا گیا۔ ہمیں بھی دیگر مقام کے مسلمانوں کی طرح لازم ہے کہ اس

بندہ نوازی کا شکریہ اپنے محسن و ملک کے لئے
جاوے ہے بذریعہ ٹیلیگرام کریں اور انہیں
کے توسل سے سکرٹری آف اسٹیٹ کو بھی
الفاظ شکر گذاری منجانب جلسہ اہل اسلام
ضلع گورداسپور سنائیں۔ چنانچہ مجوزہ بندہ
جا بجا ویز کو اس جلسے نے نہایت جوش و خروش
سے منظور کر کے خادم کو ہدایت کی کہ بحیثیت
جنرل سکرٹری اسکی تعمیل کرے۔ چنانچہ بندہ
نے اور سرشام کو ایک مفصل ٹیلیگرام والسرائے
ہند کی خدمت میں ارسال کر دیا۔ جسکا جواب
گورنر جنرل کیجانب سے بنام بندہ برائے جلسہ اہل
اسلام ضلع گورداسپور نہایت شفقت آمیز
معہ شکر گذاری وصول ہوا۔ اور یہ بھی وعدہ
کیا گیا کہ یہ تار بجنسہ وزیر ہند کی خدمت میں
ارسال کر دیا جائے گا۔

تار و جواب کی نقول ہز آنر لفٹنٹ گورنر
پنجاب حاکم ضلع کی خدمت میں بھی ارسال
کر دی گئیں۔ اور صدر پنجاب مسلم لیگ کے
سکرٹری کو بھی اطلاع دی گئی۔ حاکم ضلع کا
جواب موصول ہو گیا۔ جو کہ نہایت مربیانہ
و ہمدردانہ ہے۔ ابھی ہز آنر کے جواب کا انتظار
ہے۔ اخبارات اسلامی میں برائے اشاعت
لب لباب روئداد جلسہ ارسال کر دی گئی
اور آج جناب کی خدمت والا میں بھی بغرض
اندراج بھیجکر سرفراز ہوتا ہوں۔ بس آپ بھی
ہماری کھچڑی کو پیچ بہادر کے کسی گوشہ
جگہ ضرور دیجئے گا۔ کیونکہ یہ اسلامی
کام ہے۔ سلطان الاخبار میں اسلئے اسکی
سفارش نہیں کی کہ ٹھیک تو یہ اخبار بکثرت
ضلع گورداسپور میں آتا ہے۔ اور دوسرا
اب مشتاق نیاز مند خود ہی سلسلۂ نامہ نگاری

بہ مسئلۂ ترسیل مضمون ہماری طبیعت پر بار
ہوتا ہے۔ دل تو چاہتا تھا کہ اس میں کچھ ظرافت
کرشمہ دکھاتا۔ مگر پھر خیال آیا کہ ہر جگہ
شوخی ٹھیک نہیں۔ باقی مضامین میں زور
طبیعت دکھا دیا۔ یہ مضمون اس ظرافت
کا متحمل نہیں ہے۔ اور نہ بحیثیت جنرل سکرٹری
میرے شایان شان۔ فقط والسلام

تابعدار گلشن ... چودھری
جنرل سکرٹری انجمن ... گورداسپور پنجاب

حضور ہی کے گھر میں تو ہے

دریا سی آنکھوں والی۔ سنگترے سی قد والی۔
پاکٹ بک سی دہن والی حضور ہی کے گھر میں تو
ہے۔ پونے ڈھائی ... سی زبان والی۔
کلہاڑی سی ناک والی۔ پھاوڑے سی کانوں
والی حضور ہی کے گھر میں تو ہے۔ بانورونی
سے رخسار والی۔ گنبد سے سر والی۔ کوا سی
پلک والی حضور ہی کے گھر میں تو ہے۔ گرگٹ
سے ہونٹ والی۔ روٹی کے تنور سے سی ابرو
والی۔ حضور ہی کے گھر میں تو ہے۔ دُم کٹی
زلف والی۔ تاڑ سی ٹانگوں والی۔ بانس
سی ڈھیوں والی۔ چڑیل سی خصلت والی
حضور ہی کے گھر میں تو ہے۔

پھر اسپر اعتراض وغیرہ بھی خیر سے
فرمائے دیا جاتا ہیں تو یہ اونچی سر اسر
حماقت دیرینہ تو نہیں ہے۔ خدا اپنے گدھوں
کو خشکہ کھلائے تو اس میں کسی کا دودھ
کیوں خون ہوتا ہے۔ یہ تو زمانہ قدیم سے
ہوتا چلا آیا ہے کہ ایک گھر تباہ ہو تو دوسرا
آباد۔ کہیں خوشی کے نقارے پٹ رہے ہیں
تو کہیں غمی کی نوبت بج رہی ہے۔ کسی کے گھر

ولڈر گیسے ... بھائی۔ کسی کو زر ...
تو کسی کو زن نہ قدر آئی۔ اسی اولٹ پھیر
میں ہم اور تم ایک روز خاک میں مل جائیں گے
فقط نام سائین کا رہجائیگا۔ دنیا چند روزہ
ہے۔ زندگی کا قیام نہیں۔ جوانی دیوانی کا
بھروسہ نہیں۔ زر کا ذر نہیں۔ یار ...
زن کا اعتبار نہیں۔ مثل مشہور ہے ...
کسکی جورو۔ اور کسکا سالا۔ ظالم ...
و بدکار کا ڈنکا ہمیشہ اخیر میں بجتا ہی کیا
ہے۔ اور بجتا جائیگا۔ اسکی آواز تو اچھا
نہایت مرغوب اور دلکش معلوم ہوتی ہے
لیکن بھئی اگر ایمان کی پوچھتے ہو۔ تو ایک
بدکار جب اپنی حرکت ناشائستہ پر کمربستہ
ہو کر کسی غیر مجرم کو گھورتا ہے تو وہ یہی سمجھتا
ہے کہ میں بہت بڑا کام کر رہا ہوں گویا
کسی مہم کو فتح کر رہا ہوں۔ اور میرے عزیز
و اقارب مجھکو عزت کی نظروں سے دیکھینگے
اور مجھکو وحید العصر کہیں گے۔ زمانہ کا خطاب
مرحمت فرمائیں گے۔ اور میں اپنی ...
اور قوموں میں رتبیں شریف کے نام سے
نامزد کیا جاؤں گا۔ لیکن شیطان جو اس
کمبخت کو ذلالت کے عمیق غار میں گرانے والا
ہے اوسکی حماقت کی آڑ میں شکار کھیل رہا
ہے۔ اور بار بار کہتا ہے کہ دیکھنا بچا کہیں
شکست فاش نہ کھا جانا۔ گھبراتے کیوں ہو
میں تمکو ایک انعام میں ایسی جگہ مرحمت
کروں گا کہ ہمیشہ کو یادگار رہیگی۔

اور بات بھی واقعی سچ ہے۔ قرآن
حدیث شاہد ہے۔ لیکن وہ انسان سے ...
کب بچ سکنے والے ہیں۔ اپنا اپنا کام کر ہی گذرتے
ہیں۔ خواہ اسکا منہ گرے ہو یا پاؤں ...

سے ہو۔ مسجد مین چراغ تک نہ ہو۔ رنڈیون
کا گھر ہمیشہ روشن ہے۔ مؤذن کو سوکھی روٹی
بھی نصیب نہو۔ بھڑوون کو پوریان بھول کے
کھلایا جائے۔ خدا دو دنیا مین تھوڑے
یا بہشت مین ڈھلے۔ انہین اپنے حلوے
مانڈے سے کام۔ یہی مین تو ان کمبختون
سے سخت عاجز آگیا۔ ابھی بلا شبرات کو گذرے
تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ ہزارون چھوکرون کو
ہلسا کر کیرکا فقیر بنا دیا جانے کدھر کو چلتی
پھر نظر آئینگے۔ زندگی سلامت رہی تو پھر انکے
سال ہی لینگے مگر لونڈون کا پرسش کی
پروا نہین ہے۔ ابھی سے انکے دیدار کی تیاریان
رہتے ہین۔ سب میان رمضانی ہی کو دیکھ لو
کیجئے کہ کتنون کو فاقہ مست بنا کر چھوڑا۔
ہزارون کے چہرہ پر ہوائیان چھوٹنے
لگین۔ خدا خدا کرکے ان حضرت کو ٹرکایا
تو بی عیدن سر پر آ موجود ہوئین مگر بیچارے
چھٹے پڑنے سے لنگوٹی مین پھاگ کھیلنے والے
یاران طریقت نے انکی خوب آؤ بھگت کی
مہجورون کو ٹھکرا ہی کر دکھایا۔ لوٹنے والون
نے انہین کاٹ کھا کر چلایا۔ انکی بارہی کا
تو سمجھکر خوب لوٹا۔ بہتون کے گھر دندہ
گھسا تو بہتون کے گھر سے لپی ملک بھاگی
مارواڑیون نے بگڑ دکھا کر روپیہ اینٹھا
عطر فروشون نے ناک مین دم کر کے روپیہ اڑایا
جو فروشون نے پھر بچہ کرا اپنی تھیلیان
بھر لین۔ غرض جس کسی نے کان پکڑ کر مٹھی گرم
کی اس ان آنکھون کے اندھے کا نقصہ و تیور
تھی رو پنہچکے دمادم لونڈون زچون بام
بشیر جب یہی تو دنیا مین بچون نے دیوالی
مین شور و غل مچایا کر گہری گھر دوڑ باہر

بھئی خوب ہی ہے خوب ہی

راقم

قلم کو روک کے مجنون نہین ہے تاب عالم کو
تراقم نامہ شکر نصحیت و اعظ بھی پیچ پیچ بیٹا

بقلم مجنون بی پلی

پردۂ نسوان

دوست اک میرا عزیز تھا بہت دیندار وہ سب
مانتا تھا صدق دل سے شرع کے احکام سب
سب کا تھا پابند جتنے ہین شعار اسلام کے
پورا کرتا تھا او احق عبادت حق رب
کچھ تعصب تھا نہ اوسمین۔ تھا بڑا انصاف پسند
جب سمجھ جاتا تھا تو کرتا تھا برہان طلب
عذر کرتا تھا نہ تھا ضد سے وہ ہر اک بات پر
بحث جب کرتا تھا تو آتا تھا طیش و غضب
پردۂ نسوان کا حامی تھا۔ مگر اک کہین
دل مین یہ سوچا کہ اسکا کچھ نہین کھلتا سبب
مرد ہین آزاد پھر کیون عورتین پابند ہین
اصل ہے دونون کی ایک اور ایک ہی دونون کا نسب
عورتین گھر مین مقید اور آزادی سے مرد
سیر کرتے پھرتے ہین دنیا کی بالیش و طرب
ہین سوا اسلام کے دنیا مین قومین اسقدر
قید پردہ سے ہین اونکی عورتین آزاد سب
اور مخلوقات جو دنیا مین ہین دیکھو انہین
رسم پردہ پردہ نشینی کی بھلا نہین ہے کب
دے نہین سکتا کبھی اسلام یہ پردیکا حکم
ایسا قانون آلہی ہو نہین سکتا کہ جب
بگیا آخر اسی پر اور پرایا گھر مین جیسکہ
توڑ دو پردہ کو کچھ حاجت نہین اسکی اب
ایکدن بازار مین نکلا فٹن پر بیٹھ کر
ساتھ تھی پہلو مین اسکے بانوئے عصمت لقب
دیکھکر اسطرح اوسکو مجھکو حیرت ہوگئی
بڑھ کے پوچھا حال یہ کیا ہے بتا اے بوالعجب
نام کا ہی اپنے ہے کچھ پاس تجھکو یا نہین
کیا کہین سے کے رنگ تجھکو اسطرح دیکھین گے جب
ہنسکے وہ بولا کہ اسلام گرچہ رسوائی بھی ہو
ہے یہی بہتر کہ ہو۔ مال عرب شیخ عرب

بے پردگی کا نتیجہ

ایک صاحب تھے بہت پردۂ نسوان کے خلاف
اور اسلام ہی انکا تھا نہ تھا اونکا مذہب
دیکھکر ساتھ مین انگریزون کے اون کی بیبیان
آپ بھی بی بی سے کہتے تھے چلو آج کلب
دوڑ ہی تھی بی بی ادھر تھی آزاد بھی تھی
اپنے مذہب کا مگر کرتی تھی ہر طرح ادب
جتنا وہ کہتا تھا اوتنی ہی وہ مجبور تب
مانتی تھی وہ دل و جان سے حکم زیب
دلمین کہتی تھی کرین تو کیا پھر دونون وہین
تھا اور بدنام زمان مین ہو گا غضب
اسکا نتیجہ نہین کرتے تھے حضرت تردید
منطق بحثون کا کرتے تھے جواب بے سر طلب
آخر اوس مرد نے بی بی کو اٹھایا پردہ
پردہ اوٹھتے ہی غضب تھا کبھی نگاہ کلب
دونون شہر مین نکلتے تھے ہر اک روز ہی کو
مین نے روکا تو کہا مال عرب پیش عرب
بی بی کیسی تھی؟ پری حسن کی پیاری بیوی
اوسکی پیشانی تھی یا آئینۂ شہر حلب
اوسکے اعضا کا تناسب تھا کچھ ایسا پیارا
جس سے پوری طرح ہوتی تھی عیان قدرت رب
وہ نزاکت تھی کہ دیکھی نہ کبھی مجنے کسی
رشک غزالے ختن مین سرخی لب
جتنے احباب تھے حضرت کے وہ سب لوٹتے تھے

نہ پڑھا تھا مگر کوئی بہ کچھ درس طلب
یکے دن راز دلی ایک نے اس بت کو کہا
پاؤں پر رکھکے سر اور ہاتھ کو زیر غبغب
چپکے تو تھوڑی سی دیر سوچکے پھر تعجب جیسی
نقش تصویر وہ شیشی رہی چپ مہر بلب
دونوں پھر ملا گر کوئی موقع اور سکو
سو طریقوں سے مگر کرتا تھا عرض مطلب
رفتہ رفتہ اثر اوس پر بھی محبت کا پڑا
وہ بھی بننے لگی عاشق کی طرح وقف تعب
بڑھ گئی دونوں کی بیتابی تو پھر در پردہ
باہمی خط و کتابت کا رہا لطف عجب
مگر اس بوسہ و پیغام سے اس ملنے سے
دلکا حاصل نہیں ہو سکتا تھا کچھ بھی مطلب
ہوئے گھل گھل کی طرح آخر کو اوسی وہ دونوں
حیف صد حیف ملا خاک میں سب نام و نسب
کیا ہی شرمائے ہیں جب ہیئو نے انسو پوچھا
کیا ہوا کیوں نہیں اب حال عزیز عجب

جاسوسون کی گرفتاریان

لندن ۲۴ نومبر - مسٹر سیسیل کرنل اڈونلڈ نے فرنچ کی جیم پر حملہ کر کے یا لیڈن یا گھنٹون کی جنگ کے بعد پہنچایا کرنے گئے - فرنچ نے ڈاکٹر جو پیشی گرفتار کر لئے اگلے ۲۰ آدمی بھی زخمی ہو گئے تھے -

برلن کے اخبارات لکھتے ہیں کہ حضور ولیعہد بلگیرین اور ولیعہد بیگم صاحبہ نے آئندہ ۱۹۱۵ء میں ملک جرمن کی سیاحت کیلئے آپکا قیصر جرمن سے وعدہ کر لیا ہے -

پچھلے چند روز میں پرتگال کے صدر مقام لسبن میں ۱۳۵ ملکی مدبر گرفتار کر لئے گئے ہیں اور مشرق مکانوں سے ۲۴ بم کے گولے برآمد ہوئے ہیں -

روسی سفیر کاؤنٹ بیکنڈورف نے جاپانی سفیر بیرن کو موریو کو روسی قیدیوں کی خوراک کے متعلق ۲۴ لاکھ ۲۰ ہزار ۱۲۴ پونڈ کا ایک چک دیدیا -

لندن ۲۹ نومبر - ایک سرکاری خبر میں سیسیل پرنگال کی جنگ زخمی کی تردید کی گئی ہے -

ملکہ معظمہ نے موجودہ قحط ۔۔۔ میں انگلستان کی ملکی نوبنٹ ۵۵ ہزار ۔۔۔ کا نقد بھیجنے کے لئے ایک فنڈ قائم کیا جاتا ہے -

لندن ۲ دسمبر - بارسیلو ویلینشیا ایکسپریس (تیز رفتار ٹرین) ایک پل کی پٹری کاسے اتر گئی اور دریا میں گر پڑی - ۲۰ آدمی ہلاک اور ۶۰ زخمی ہو گئے -

نارتھ ٹرینیڈ میں شدید نقصان واقع ہوا اور ایسٹ کینٹ میں سخت بگڑ گیا ہے - اس سے مکانات اور باغیچوں کو نقصانات عظیم ہوئے -

آسٹریلیا کے بینک نیو یارک کا ناظر خزانہ جعلی دستخط کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے - اسکے علاوہ وہ ایک خبر دینے والا اور دیپارٹمنٹ کا گنجو والا بھی شرکت جرم میں گرفتار ہے -

میکسویل لورڈ مینیک کا سابق پریسیڈنٹ جرم جعلی دستخط ماخوذ تھا ضمانت پر رہا ہو کر خودکشی کر لی -

رنگون سے خبر آئی ہے کہ کانون کے ایک حوالدار مسٹر اوس کو جب یہ علم ہوا کہ جعلی دستخط [illegible] ہو جانے کی اطلاع ملی تو اس نے زہر کھا کر خود کشی کرلی۔

خبر آئی ہے کہ امریکا کی مالی [illegible] کے متعلق اب تک کل [illegible] کا پتہ لگا ہے۔

مقام [illegible] میں ایک کوئلہ کی کان میں ۵ آدمی ہلاک اور ۱۰ زخمی ہوئے

گذشتہ دوشنبہ کو ۲ سو سپاہ کی فرنچ گشت والی جماعت پر ۲ ہزار مراکو سپاہ نے حملہ کر دیا۔ فرنچ فوج بمقام [illegible] کے مقابلہ میں مصروف جنگ تھی۔ فرنچ آخر [illegible] پسپا ہو گئے۔

لندن ۱۰ ردسمبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کل فراہم شدہ فوج و پولیس سپاہ [illegible] کی جانب بھرتی کیا رہی ہے۔ وہاں [illegible] سر نو بغاوت پر کمر باندھی ہے۔ [illegible] میدان جنگ میں چلنے پر مستعد ہیں۔

لیفٹیننٹ [illegible] کے اخبارات مظہر ہیں انجینیروں کی ایک جماعت جس کا تعلق [illegible] سے ہے تیار [illegible] ہو گئی ہے تاکہ [illegible] اور ہرات کے مابین [illegible] ہندوستان بیجانیکا کوئی راستہ تلاش کرے اور اسکے بعد پیمائش شروع کردے۔

فرنچ جنرل [illegible] نے [illegible] تار خبر دی ہے کہ سلطانی جنرل [illegible] کے لفٹنٹ [illegible] شدید [illegible] مقام [illegible] دوروز تک جنگ کی۔ اول الذکر کو شکست ہوئی اور وہ دو توپیں میدان جنگ میں چھوڑ کر پسپا ہو گیا۔ جانبین کے سخت نقصانات ہوئے۔

سلطانی سپاہ جو مقابلہ [illegible]

کی گئی تھی اور سے راستہ میں بڑے پیمانہ پر [illegible] کا سامنا ہوا ہے۔

لندن ۱۹ ردسمبر۔ شنبہ گذشتہ کو مراکو کے حملہ آوروں نے فرنچ فوجی مقام باب [illegible] پر [illegible] کر چار گھنٹے کامل جنگ [illegible] پسپا ہو گئے۔ فوجی سپاہ [illegible] سے ۱۰ ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے اور بعد ازاں مقامات [illegible] سے فوجی امداد بھیجنے پر انہیں [illegible] ہو گئی تھی

خبر ہے کہ باب [illegible] پر مراکو والوں کی [illegible] ہزار [illegible] فرنچ سپاہ کے ۱۰ [illegible] جن میں ایک لفٹنٹ بھی ہے۔ مقامات [illegible] طلیانی ہے [illegible] برداشت کیجاتی ہے۔

فرنچ اخبارات زور دے رہے ہیں کہ موجودہ [illegible] کو اس بیماری کی خبر لینی چاہیے اور انکو [illegible] سبق دینا چاہیے تاکہ آیندہ وہ [illegible] میں حملے نہ کر سکیں۔

مسٹر [illegible] وزیر [illegible] نے فرنچ [illegible] ظاہر کیا کہ انہوں نے مقام [illegible] کے [illegible] کو ہدایت کی تھی کہ [illegible] نامی طاقتوں نے جو [illegible] انکی سرکوبی کو [illegible] ہمارے [illegible] سپاہ [illegible] جنرل [illegible] کو اجازت [illegible] اسکا [illegible] حسب مرضی [illegible]

تازہ خبر ہے کہ مسٹر [illegible] نے رئیسولی کے [illegible] مطالبات منظور کر لی ہیں۔ مطالبات یہ ہیں (۱) [illegible] ۲۰ ہزار پونڈ ادا کیا جائے (۲) رئیسولی کو [illegible] انکی جماعت میں [illegible] اور انکے خاندان کے کل افراد کو [illegible] اور انکے [illegible] گرفتار کر لئے گئے ہیں انہیں رہا کر دے۔

حضور [illegible] اپریل [illegible] میں [illegible] کشمیر [illegible] کے لئے ابھی سے تیار ہو رہی ہیں۔

خان آف [illegible] کے بھائی میاں گل [illegible] روز پہلے نکل گئے۔ فی الحال دونوں برادران [illegible] ہیں۔ چنانچہ دونوں بھائی صلح کے متعلق مشورہ کر رہے ہیں۔

[illegible] کا ایک نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ [illegible] ہندوستانی سلطنتی ریلوے [illegible] کے مسئلہ پر پوری تحقیقات کرنے کے بعد گورنمنٹ [illegible] کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنے والی ہے۔

[illegible] کا نامہ نگار لندن سے خبر دیتا ہے کہ کامران میں جو [illegible] حاجی پہنچے اون میں [illegible] واردات ہیضہ کی ہوئی۔ [illegible] سے ایک طاعونی واردات کی خبر آئی ہے۔

ایک نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ سورت ریلوے اسٹیشن کے قریب [illegible] کے متصل [illegible] کشادہ اور وسیع رقبہ پر کانگریس کا پنڈال نصب کرنے کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔

کانگریس سورت کی صدارت کی درخواست [illegible] کو بھیجی گئی تھی جنہوں نے [illegible] شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

ناگپور میں کانگریس سورت کی مخالفت میں غیر معتدل پارٹی نے جلسہ کیا۔ بعد ختم جلسہ [illegible] طلباء نے بندے ماترم کے نعرے مارے [illegible] نے انہیں گرفتار کر لیا۔ ڈپٹی کمشنر نے [illegible] تین روپیہ جرمانہ کیا [illegible] بعد تنبیہ چھوڑ دیا۔

ناگپور میں [illegible] ہوا کہ [illegible]

ناگپور میں [illegible] کے لئے [illegible] ہے [illegible]

پشاور کی جانب سرہند نامی گاؤں پر افریدیوں نے جو حملہ کیا تھا وہ دوست اپنی غرض سے نہیں بلکہ ایک گذشتہ واقعہ کا انتقام لینا تھا۔

چین ... کی میونسپلٹی نے ... ٹیکس ... کئے۔ اسپر تاجروں نے چڑ کر دوکانیں بند کر دیں ... کہ تجارتی شکایتیں رفع کرنے کے لئے ... کمیٹی ترتیب کیا ... تب دوکانیں کھولیں۔

انگلستان کی ... دختر ... ڈیلیٹ اور مسٹر کرزن وائسرائے کے ... میں انگلستان روانہ ہو جائینگی۔ اور اخیر ... میں ہندوستان واپس آکر ... ... کی ... سے جائینگی۔ ... کی شادی اوائل اپریل میں ہوگی۔

... کی ایک جماعت ... کے ... میں داخل ہو گئی ... جاری ہے۔

قسطنطنیہ ... سے ... کہ ... کے لئے ... جاتا ... ہے ... تمام کر سکتے ہیں۔

... پولیس کی جانب سے اعلان شائع کیا گیا ہے کہ کوئی اجنبی اور مسافر شخص تہائی رات کے بعد شہر کی گلیوں میں نہ پھرے ورنہ پولیس اوسکی مزاحم ہوگی۔

امریکہ کی ایک جماعت مصر میں آثار قدیمہ کی تحقیقات اور کھوج لگانے کے لئے موسم سرما میں آنے والی ہے۔ جسکا صرفہ امریکہ کے مشہور مالدار مسٹر تھیوڈور ڈیوس جو خود بھی عالم فاضل ہونے کے علاوہ مسلم الثبوت منجم ہیں اپنے ذمہ لیا ہے۔

... اخبار ترجمان ... (واقع روس) ... ماہ کے عرصہ میں ہزار سے زیادہ مسلمان روس کے ظلم و ستم سے تنگ آکر ... ترکستان میں ہجرت کر کر چلے گئے اور ... پیچھے ... ہیں۔

اخبار ... لکھتا ہے کہ روسی پادریوں نے ... روس کی روز افزوں ترقی پر غور و خوض کرنے کے لئے ایک زبردست جلسہ کیا۔ جسمیں علماء مذہب کے علاوہ ... بڑے بڑے پادری ... جمع تھے۔ بالاتفاق رائے پاس کی گئی کہ اس فساد کے بانی مبانی وہ اخبارات و رسائل ہیں جو آزادی کے زعم میں ... خواہش رعایت سلطنت پر اصرار کرتے ہیں اور ... حقوق و مطالبات کیلئے برانگیختہ کرتے ہیں لہذا بذریعہ تحریر سلطنت کو اطلاع دیجائے۔ کہ انکی آزادی میں مداخلت کیجائے ... اور انہیں روکا جائے۔

ترکیہ میں ایک ہندی شخص ... کے طاعون پایا گیا۔ جو اوسیوقت جہاز سے اوترا تھا۔ ہندی مسافروں کو ... علاحدہ ... میں جگہ دیگئی۔ اور جہاز ... کر صاف کیا گیا۔

معتمد دولت فرانس کے ذریعہ معلوم ہوا کہ تونس میں طاعون کی ۵ موتیں ہوئیں۔

... عنقریب اسکندریہ سے مصر جانے والے ہیں۔

ڈاکٹر فاضل عبد العزیز افندی ... نے حضور خدیو سے ملاقات کر کے اوس مجلس کے قواعد ضوابط پیش کئے۔ جو رعایت اطفال مسلمین کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور جسکے بانی بھی آپ ہی ہیں۔ خدیو نے تعریف کی اور دعا کی کہ خداوند مطلق آپکو اپنے ارادوں میں کامیاب کرے اور کہا انشاء اللہ میں بھی اس انجمن میں شریک ہونگا۔

... کے مسلمانوں نے ... کی خدمت میں درخواست بھیجی ہے کہ ... والی ... امیر ... کو واپس طلب کر لیا جائے اس منصب پر کسی اور والی کا تقرر کیا جائے۔ درخواست میں شکایت کی گئی ہے کہ گذشتہ ... کے گذشتہ ... میں ... کی شرکت ... کیونکہ ... سارے ... میں ... اور ... انکا سنبھال ...

اطراف کلکتہ کی مشہور ... آجکل زنانہ میں سوراجیہ کے خلاف سخت غلط فہمیاں پھیلا رہی ہیں ... خوف ہے کہ ... سرکار کے خلاف کام کرنے والے بعض حکام کا ... بھی باقی رہیگا۔

... مہاراجہ ... نے افریقہ کے دو شیر ... منگائے تھے۔ ... کے بعد جب ... مہاراجہ نے انہیں جنگل میں چھوڑ دیا تھا ان درندوں نے ریاست کے ... پر حملے شروع کر دئے۔ اور کئی آدمیوں کو پھاڑ ڈالا۔ ... لوگوں نے مہاراجہ کے خلاف بغاوت پر کمر باندھی۔ مہاراجہ نے ان دونوں شیروں کو پھر گرفتار کر کے پنجروں میں ڈلوا دیا ہے۔

... گڑھ ... کے ایک یورپین ملازم نے بندوق کی گولی سے ایک عورت کو ہلاک کیا۔

مسٹر ... ایڈیٹر سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کے مقدمہ قتل ملازم کا فیصلہ مسٹر جسٹس ... نے سنا دیا۔ انہیں ... قید اور ... جرمانہ کی سزا ملی۔ ... مقتول کو ملیگی۔

اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر راولپنڈی پر ... دائر ہوا تھا کہ ایک شریف ہندو نوجوان لڑکی کی ... اور جسکا فیصلہ ... میں ہوا اور ...

۔۔ ثابت کیا گیا کہ اوسنے اُجرت لے کر بر رضا و خوشی کارروائی کی تھی۔ خبر آئی ہے کہ اس فیصلہ سے مسماۃ کو دلی صدمہ پہنچا وہ اپنے خاندان اور برادری میں منہہ دکھانے کے قابل نہ رہی تھی اسلئے بیچاری نے شرم کے مارے خودکشی کر لی۔

بنارس میں ضلع ڈاکوؤں کا آجکل بہت زور ہے۔ کاشی میں ڈاکوؤں کا خوف بڑھتا جاتا ہے بنارس سے ایک نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ قریب ۲۰ ڈاکو ایک متمول بنئے کے مکان میں گھس گئے۔ پولیس کے آدمی بھی مخبر پہنچے۔ مقابلہ ہوا۔ ۲ ڈاکو ہلاک ہوئے باقی فرار ہو گئے۔ پولیس والے زخمی ہوئے۔ بنئے کا کوئی نقصان نہ ہوا۔

اخبار شمشیر قلم پنجاب کے مالک میر احمد کو غبن و دغابازی سے متفرق دوکانداروں سے ۴۰۰ روپے کا مال غبن کرنے کے جرم میں ۹ ماہ قید اور ۱۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ رقم جرمانہ دوکانداروں کو ملیگی۔ یہ سزا اپیل میں بھی بحال رہی۔

کراچی بندر پر جہاز سے مال اترتے وقت چنگی خانہ میں اسکا معائنہ کیا گیا۔ اسمیں ناجائز کوکین کی ایک بڑی مقدار برآمد ہوئی جو ۔۔ اور کس کا مال ہے معلوم نہیں۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے۔

جنگلات میسور میں ویسٹ بہادر ہمراہ کپتان ال ویار ۔۔ کے شیر کا شکار کھیلتے تھے کہ ایک مہلک حادثہ ہوا۔ ایک شیر نشانہ بندوق سے زخمی ہو کر جھاڑیوں میں جا چھپا۔ شکاری پارٹی تلاش میں تھی کہ یکایک شیر جھاڑی سے نکلکر ایک سپاہی کو دبوچ بیٹھا۔ قریب ہی کے ایک اور سپاہی نے شیر پر گولی چلائی جو شکار شدہ سپاہی کے لگی۔ شیر کو آخر مار لیا مجروح سپاہی فوراً اسپتال بھیجا گیا جہاں اسکی گولی نکالی گئی۔

موضع کھیری ضلع گجرات کے پٹواری کا ۱۶ سالہ لڑکا (تقریباً ۵۰) ٹیکہ طاعون لگوانے کے بعد مر گیا اسپر تمام گاؤں میں سنسنی پھیلی ہے۔ لوگ ٹیکہ سے خوفزدہ ہیں۔

بمبئی۔ محمد حسن نامی ایک ۴۰ سالہ مسلمان سکنہ ناگ دیوی جانیکو پل کے قریب تیز رفتار برقی ٹرام میں چڑھنے لگا۔ گر پڑا۔ اور دونوں پیر ۵ انچ کچلے گئے۔ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

ایک ہندو موٹر کار ڈرائیور ۳۰ روپیہ جرمانہ اس الزام میں ہوا کہ اسنے تیز رفتاری اور بے پروائی سے گاڑی چلا کر ایک پارسی لڑکے کو ایذا پہنچائی تھی۔

گنگارام راجی ایک قدیم بدمعاش کو ۔۔ قید سخت کی سزا ہوئی اسکے پاس چار نقرئی زیورات و نقد کل ۵۵ روپے کا مال تھا جسکے متعلق وہ تشفی بخش اظہار نہ دیسکا۔ بعد ازاں اسے بجرم فراری از حراست پولیس چار ماہ کی مزید قید سخت کی سزا ملی۔ تیسرا جرم اسی پر نقب زنی اور چوری کا تھا جس میں اسے مزید تین ماہ قید سخت کی سزا ملی۔

۲۰ اکتوبر کی صبح کو ایک ہندو دستی کسن کھنڈو ایک بنڈل دبائے ہوئے پریل روڈ سے جا رہا تھا۔ محمد حسین انسپکٹر خفیہ پولیس نے اس سے دریافت کیا۔ ملزم نے کہا کہ یہ مال راستہ میں مجھے ملا۔ اس بنڈل میں ۵۷۸ روپے کی ۔۔ تھی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ مال مذکور ایک نو وارد حاجی عبداللہ خان اکبر خان کا تھا۔ ملزم کو مسٹر ڈریکپ مجسٹریٹ نے تین ماہ قید سخت کی سزا دی۔

بمبئی پورٹ ٹرسٹ کے کل ۲۰ ٹی جشن کے دن ایک بندرگاہ میں تفریح کی غرض سے آئندہ ۔۔ جنوری کو سمندر میں کشتیوں پر سوار ہو کر سیر کرینگے۔

مسماۃ وسنجھو بائی سکنہ کالبا دیوی شادیہ بنجا میں مبتلا تھی۔ زندگی سے عاجز تھی۔ مالکیشور کے ایک تالاب میں گر کر خودکشی کر لی۔

مسماۃ سکھو بائی ایک نوجوان ہندو عورت نے افیون کھا کر خودکشی کی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ چند روز ہوئے مسماۃ کا خاوند پنڈھرپور کی یاترا کو گیا تھا۔ مسماۃ نے بھی ساتھ چلنے پر اصرار کیا۔ لیکن خاوند نے انکار کیا اور تنہا چلا گیا۔ اسنے اپنی جان دیدی۔

عبدالجلال نور خان نامی ایک ۵ سالہ لڑکا دیا سلائی سے کھیل رہا تھا۔ دیا سلائی جل اور ہی جیب سے اسکے کپڑوں میں آگ لگ گئی۔ تمام جسم جل گیا۔ بیچارے کو اسپتال میں لیگئے مگر جانبر نہ ہو سکا۔

فرگیوسن روڈ کے ایک مکان کی دوسری منزل سے ایک ۲ سالہ ہندو لڑکا گر کر مر گیا۔

ایک ۱۲ سالہ ہندو لڑکا گنپت نامی بیان کے بندرگاہ میں کشتی سے کوکنا کے ۔۔ پر لا رہا تھا۔ ۲ لڑکے اس کام میں تھے۔ کشتی اور ساحل کے مابین ایک تختہ رکھا ہوا تھا۔ تختہ پھسل گیا جس سے تینوں لڑکے پانی میں جا پڑے۔ دو لڑکوں نے تو کشتی کو تھام لیا اور وہ سلامتی کے ساتھ بچا لئے گئے گنپت نامی لڑکا ڈوب گیا۔ ۔۔ بندر کے ساحل پر اوسکی لاش ملی۔

حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر نے مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں چھپا کر اپنے ۔۔ مقام سے شائع کیا۔